فتاویٰ امن پوری (قسط ۴۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: دعا مانگنے کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا کیسا ہے؟

جواب: دعا کے آداب میں سے ہے کہ ہاتھ اٹھا کر کی جائے اور اختتام کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرے جائیں۔

❁ ابونعیم وہب بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَیْرِ یَدْعُوَانِ، یُدِیرَانِ بِالرَّاحَتَیْنِ عَلَی الْوَجْہِ .

''میں نے دیکھا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم دُعا کے بعد ہتھیلیاں چہرے پر پھیر لیا کرتے تھے۔''

(الأدب المفرد للبخاري : 609، وسندہٗ حسنٌ)

❁ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے ابوکعب عبدربہ بن عبید رحمہ اللہ کو دیکھا، ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے اور بعد میں ہاتھ چہرے پہ پھیر لیتے، عرض کیا: کسی کو ایسا کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا: حسن بصری رحمہ اللہ کو۔''

(فضّ الوِعاء في أحاديث رفع اليدين بالدعاء للسّيوطي : 59، وسندہٗ صحيحٌ)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

معلوم ہوا کہ دُعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا درست ہے۔ خیر القرون میں ایسا کوئی نہیں، جو ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرے اور بعد میں ہاتھ چہرے پر نہ پھیرے۔

سوال: چائے کے بعد کلی کیے بغیر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی بھی چیز کھائی ہو، تو کلی کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ سنت ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور کلی کی، نیز فرمایا: دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

(صحيح البخاري: 211، صحيح مسلم: 358)

البتہ جو شخص بغیر کلی کیے نماز پڑھ لیتا ہے، اس کی نماز درست ہے۔

سوال: دوران جماعت اگر کوئی امام پر حملہ کر دے، تو کیا مقتدی نماز توڑ سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی امام پر حملہ ہو جائے، تو کچھ لوگوں کا نماز توڑ دینے میں کوئی حرج نہیں، ایک شخص امام کی جگہ پر آ کر امامت کرائے اور کچھ لوگ امام کی دیکھ بھال اور دشمن سے نمٹنے کے لیے نماز ترک کر دیں۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر جب حملہ ہوا، تو ایسی ہی صورت حال پیش آئی تھی۔ (بخاری: ۳۷۰۰)

سوال: ریشمی ازار بند میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ریشمی ازار بند پہننا گناہ ہے، البتہ اس میں پڑھی گئی نماز درست ہے۔

سوال: سرکاری دفتر کے کاغذ بچھا کر اس پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز درست ہے۔

سوال: اگر نمازی کے سامنے چارپائی بچھی ہوئی ہے، تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: دوران نماز کوئی نقصان ہو گیا، کیا نماز توڑ سکتے ہیں؟

(جواب): اگر نقصان غیر معمولی ہے، تو نماز توڑی جا سکتی ہے۔

(سوال): سونے کا چھلہ پہن کر نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مرد کے لیے سونے کا چھلہ پہننا ممنوع وحرام ہے، مگر سونا پہن کر نماز درست ہے۔

(سوال): میلے کپڑوں میں نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز کے لیے صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا مستحب ہے۔ البتہ میلے کپڑوں میں بھی نماز ہو جاتی ہے، بشرطیکہ پاک ہوں۔

(سوال): نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال آ جائے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جہاں جہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے، وہاں آپ ﷺ کا خیال لانا ہی نماز میں حضور قلبی ہے۔ مگر نماز خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے، اس کے سوا مخلوق میں سے کسی کی عبادت کا تصور یا خیال لانا کفر ہے۔

(سوال): کیا محراب میں اکیلا شخص نماز پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): کیا محراب میں مقتدی نماز پڑھ سکتا ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): اگر مقتدی بلند جگہ پر کھڑے ہیں اور امام نیچی جگہ پر ہیں، نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جو شخص امام سے پہلے رکوع اور سجدہ میں چلا جائے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نماز تو اس کی ہو جائے گی، مگر سخت وعید کا مستحق ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''کیا کسی کو ڈر نہیں لگتا کہ اگر وہ امام سے پہلے (رکوع سے) سر اٹھائے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دے گا یا اس کے چہرے کو گدھے کے چہرے سے بدل دے گا۔''

(صحیح البخاري: 691، صحیح مسلم: 427)

سوال: اگر مقتدی امام کے پیچھے اونگھتا رہے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اونگھنے سے نماز ہو جاتی ہے، بشرطیکہ تمام ارکان ادا کرے۔

سوال: نماز میں کھجلائٹ ہو، تو کیا کرے؟

جواب: کھجلا سکتا ہے۔

سوال: مردوں کے لیے مہندی لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، البتہ مرد کے لیے بطور زینت مہندی کا استعمال جائز نہیں۔

سوال: اگر نمازی کے سامنے پیپل کا درخت ہے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں، نماز درست ہے۔

سوال: نمازیوں کے چلے جانے کے بعد مسجد کو تالا لگانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، اس سے مسجد کے سامان کی حفاظت مقصود ہوتی ہے، نہ کہ لوگوں کو مساجد سے روکنا۔

سوال: اگر ایک ہی محلّہ میں دو مسجدیں ہوں، تو کس میں نماز پڑھنی چاہیے؟

جواب: اگر دونوں مسجدیں اہل حق کی ہوں، تو قریب ترین میں نماز پڑھنی چاہیے، البتہ دوسری میں بھی پڑھ لی جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا نماز وتر واجب ہے؟

جواب: نماز وتر سنت ہے، احادیث، آثار اور اہل علم کا اجماع اس پر دلیل ہیں۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے، صرف نعمان بن ثابت (ابوحنیفہ رحمہ اللہ) نے ان کی مخالفت کی ہے اور وتر کو واجب کہا ہے۔ نعمان کی یہ بات احادیث صحیحہ کے خلاف تو ہے ہی، تمام مسلمان علما حتی کہ جہلا کے بھی مخالف ہے۔ ہمارے علم کے مطابق ان سے پہلے کسی نے وتر کو واجب نہیں کہا، اس معاملے میں ان کے شاگردوں نے بھی ان کی مخالفت کی ہے اور عام اہل علم کی موافقت۔''

(الأوسط: 92/8، ح: 2544)

❀ علامہ کاسانی حنفی رحمہ اللہ (۵۸۷ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ : إِنَّ الْوِتْرَ سُنَّةٌ لِمَا أَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ، وَالسُّنَنَ الْمُتَوَاتِرَةَ وَالْمَشْهُورَةَ مَا أَوْجَبَتْ زِيَادَةً عَلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ .

''تمام فقہا نے کہا ہے کہ وتر سنت ہے، کیونکہ قرآن کریم اور مشہور و متواتر سنت نے پانچ سے زائد نمازیں فرض نہیں کیں۔''

(بدائع الصّنائع في ترتيب الشّرائع :91/1)

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ، وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ، فَلَا تَدَعُوهُ .

''وتر فرض نہیں، بلکہ سنت ہے، البتہ آپ اسے چھوڑیئے گا نہیں۔''

(مسند الإمام أحمد :107/1، سنن الدّارمي : 1620، واللفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ بوصیری رحمہ اللہ نے اس کی سند ''صحیح'' قرار دی ہے۔

(اتّحاف الخِيَرة المَهرة : 1732)

❀ عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وتر کی بابت سوال کیا، تو فرمایا:

أَمْرٌ حَسَنٌ، عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ .

''وتر اچھا عمل ہے، اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا، مسلمانوں نے بھی ادا کیا ہے، تاہم واجب نہیں۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم :300/1، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1068) نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (300/1) نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ عبداللہ بن صنابحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''ابو محمد نے کہا کہ وتر واجب ہے۔ اس پر سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد کو غلطی لگی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا : اللہ عزوجل نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا، انہیں بر وقت ادا کیا، رکوع و سجود اطمینان سے کیے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے معاف فرمائے گا اور ایسا نہ کرنے والے کے لئے کوئی وعدہ نہیں، چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔''

(مسند الإمام أحمد : 317/5، سنن أبي داوٗد : 425، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' اور ''جید'' کہا ہے۔

(جامع المَسانيد والسّنن : 559/4، ح : 5763)

۞ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں آٹھ تراویح اور وتر پڑھائے، اگلی رات ہم مسجد میں جمع ہوئے۔ اُمید تھی کہ آپ ﷺ تشریف لائیں گے، لیکن صبح تک آپ ﷺ نہ آئے۔ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم مسجد میں اس لیے جمع ہوئے تھے کہ آپ تشریف لائیں گے اور ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ فرمایا:

إِنِّي خَشِيتُ أَوْ كَرِهْتُ أَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ .

''مجھے خدشہ ہوا کہ وتر فرض نہ ہو جائیں۔''

(صحيح ابن خزيمة : 1070، صحيح ابن حبّان : 2409، وسندهٗ حسنٌ)

۞ امام ابن منذر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يَدُلُّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ وَقِيَامَ اللَّيْلِ غَيْرُ مَكْتُوبٍ فَرْضُهٗ عَلَى النَّاسِ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ وتر اور قیام اللیل لوگوں پر فرض نہیں۔''

(الأوسط : 168/5)

۞ سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجد کی طرف سے ایک پراگندہ بال شخص آیا، ہمیں آواز کی گونج تو سنائی دیتی تھی مگر سمجھ نہ پائے کہ اس نے کہا کیا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے کہا: ان کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض

ہے؟فرمایا:

لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ .

’’نہیں!البتہ نفل پڑھے جا سکتے ہیں۔‘‘

(صحيح البخاري : 46، صحيح مسلم : 11)

۞ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

’’نبی کریم ﷺ بتا رہے ہیں کہ پانچ سے زائد جو نماز ہے، وہ نفل ہے۔‘‘

(صحيح ابن خزيمة : 136/2)

۞ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

’’سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، نبی کریم ﷺ اس پر نفل ادا کر لیتے تھے، آپ ﷺ سواری پر وتر تو پڑھ لیتے تھے، فرض نہیں۔‘‘

(صحيح البخاري : 1098، صحيح مسلم : 39/700)

۞ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اس حدیث کے مطابق وتر نفل ہیں، وتر کو فرض وہی کہتا ہے، جس نے سنت کی مخالفت کرنی ہے اور اہل علم سے جدا راستہ اختیار کرنا ہے۔‘‘

(الأوسط : 247/5)

۞ مسلم مولی عبد قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سیدنا عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا:

''آپ وتر کو سنت سمجھتے ہیں؟ کہا: سنت کا مطلب؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے اور مسلمان پڑھتے ہیں۔ کہنے لگے: میں آپ سے یہ نہیں پوچھ رہا، بلکہ یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا وتر سنت ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عقل کام کرتی ہے؟ کہہ تو رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اور مسلمان پڑھتے ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 295/2، 236/14، مسند أحمد : 29/2، وسندہٗ صحيحٌ)

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْوِتْرُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَنْ أَصَرَّ عَلٰى تَرْكِهٖ فَإِنَّهٗ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ .

''مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہے۔ جو اس کے ترک پر اصرار کرے، اس کی گواہی قبول نہیں۔''

(مَجموع الفتاویٰ : 88/23)

سوال: حدیث: ''وتر حق اور واجب ہے......'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: بعض لوگ وتر کے وجوب پر کچھ دلائل پیش کرتے ہیں، ان کی علمی و تحقیقی حیثیت کیا ہے، ملاحظہ ہو:

① سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوتِرْ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوتِرْ، فَلَيْسَ مِنَّا، الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَّمْ يُوتِرْ، فَلَيْسَ مِنَّا .

''تین بار فرمایا، وتر حق ہے، جو وتر نہیں پڑھتا، وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔''

(مسند أحمد : 357/5، سنن أبي داوٗد : 1419، المستدرك للحاكم :305/1)

❁ تاریخ بغداد(175/5)میں اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ کے الفاظ ہیں۔

سند ''ضعیف'' ہے، عبید اللہ بن عبد اللہ ابو منیب عتکی (حسن الحدیث) کی عبد اللہ بن بریدہ سے بیان کردہ روایات منکر ہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَنْكَرَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَّأَبِي الْمُنِيبِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ .

''حسین بن واقد اور ابومنیب کی روایت عبد اللہ بن بریدہ سے حد درجہ منکر ہوتی ہے۔''

(العِلَل ومعرفة الرّجال : 497)

یہ بھی انہی منکر روایات سے ہے۔

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عِنْدَهٗ مَنَاكِيْرُ . ''اس نے بہت سی منکر روایات بیان کر رکھی ہیں۔''

(التّاريخ الكبير : 388/5)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت کو ان کی منکر روایات میں شمار کیا ہے۔

(الكامِل في ضعفاء الرّجال : 537/5)

حاصل یہ ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ ابو منیب کی جس روایت کو محدثین منکر قرار دیں گے، وہ ''ضعیف'' ہو گی۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ . ''یہ روایت ثابت نہیں۔''

(العِلَل المتناهية في الأحاديث الواهية : 765)

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے وجوب وتر ثابت نہیں ہوتا۔

۞ حافظ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اکثر محدثین کہتے ہیں کہ یہ ترغیب دلانے اور وتر پر ابھارنے کے لئے کہا گیا، ہمارے طریقے پر نہیں، سے مراد ہے کہ جو وتر سے بے رغبتی کرتے ہوئے ایسا کرے گا، وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ وجوب مراد نہیں۔''

(شرح السنّة : 103/4)

② سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ، فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُّوتِرَ بِوَاحِدَةٍ، فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ .

''وتر حق اور ثابت ہے، جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے۔''

(سنن الدّارقطني : 22/2)

سند ''ضعیف'' ہے، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور امام زہری رحمہ اللہ دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

دوسرے یہ کہ وجوب وتر کے قائلین کو یہ روایت مفید نہیں، اس میں ایک وتر کا بھی ذکر ہے، جس کے وہ قائل نہیں۔ نیز ''واجب'' ثابت کے معنی میں ہے۔

③ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْوِتْرُ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ .

''وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔''

(مسند البزّار : 1637، نصب الرّاية للزّيلعي الحنفي : 113/2)

سند سخت ''ضعیف'' ہے:

① جابر بن یزید جعفی جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''(طَبقات المدلّسين : 53)

✿ نیز لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ رَافِضِيٌّ . ''ضعیف اور رافضی ہے۔''(تقريب التّهذيب : 878)

② ابراہیم نخعی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ سیدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، وَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، وَهِيَ الْوِتْرُ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلٰى طُلُوعِ الْفَجْرِ .

''اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعمال میں ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے، جو آپ کے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے، اس کا وقت عشا اور طلوعِ فجر کے درمیان ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : 1418، سنن التّرمذي : 455، سنن ابن ماجه : 1168)

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، عبداللہ بن ابو مرہ زوفی کا سیدنا خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

✿ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ لِإِسْنَادِهِ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ .

''سند کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع نہیں۔''

(التّاريخ الكبير : 203/3)

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادٌ مُّنْقَطِعٌ، وَمَتْنٌ بَّاطِلٌ .

''سند منقطع اور متن باطل ہے۔''(الثِّقات : 45/5)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ . ''یہ روایت ثابت نہیں۔''(میزان الاعتدال : 501/2)

⑥ عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام آئے، تو انہیں معلوم ہوا کہ شامی وتر نہیں پڑھتے، انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اہل شام وتر نہیں پڑھتے؟ معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیا وتر واجب ہے؟ کہا: جی ہاں! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ پر ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے، وہ نماز وتر ہے، اس کا وقت عشا اور طلوعِ فجر کے درمیان ہے۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد : 242/5)

سند سخت ''ضعیف'' ہے:

① عبیداللہ بن زحر جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

② عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی بھی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

③ عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا .

''اس نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔'' (تنقيح التّحقيق :213/1)

⑦ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَا أُحِبُّ أَنِّي تَرَكْتُ الْوِتْرَ، وَلَوْ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ.

''میں وتر چھوڑنا پسند نہیں کرتا، اگر چہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 296/2)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

② مخبر مجہول ہے۔

③ وجوب وتر پر دلالت نہیں کرتا۔

ثابت ہوا کہ وتر کی وجوب پر دلالت کرنے والی تمام مرفوع اور موقوف روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔ اہل علم نے ان پر جرح کی ہے۔

سوال: بعض کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات جب تیسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، تو اپنے والدین کو عذاب ہوتے دیکھا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کیا۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ جھوٹ اور بے اصل ہے۔

سوال: وتر میں کونسی دعائیں پڑھی جائیں؟

جواب: قنوت وتر میں مندرجہ ذیل دعائیں منقول وماثور ہیں۔

❀ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر کی یہ دُعا سکھائی:

اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .

''اللہ! مجھے ہدایت یافتہ بندوں میں داخل فرما، عافیت والوں میں رکنیت عطا کر اور اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل کرلے۔ اپنی عطاوں میں برکت فرما اور تقدیر کے شر سے حفاظت فرما، کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا، جس سے تو دوستی کرے، وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس سے دشمنی کرے، عزت نہیں پاتا۔ ہمارے رب! تو بہت بلند اور بابرکت ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : 1425، سنن التّرمذي : 464، سنن النّسائي : 1746، سنن ابن ماجه : 1778، صحيحٌ، مسند الإمام أحمد : 199/1، وسندهٗ صحيحٌ، سنن الدارمي : 1663، وسندهٗ صحيحٌ، الدعاء للطَّبَراني : 748، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن جارود (272)، امام ابن خزیمہ (1095۔ 1096)، امام ابن حبان (945) اور حافظ ابن ملقن (البدر المنير : 630/3) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (خُلاصة الأحكام : 455/1) اور حافظ عراقی رحمہ اللہ (تخريج أحاديث الإحياء، ص 183) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سنن نسائی (1747) میں دُعا کے اختتام پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ .

کے الفاظ بھی ہیں۔

انہیں عبداللہ بن علی نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَمَّا رِوَايَتُهٗ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يَثْبُتْ .

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اس کی روایت ثابت نہیں۔''

(تہذیب التّہذیب : 284/5)

یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

لہٰذا حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع :3/ 441) کا اس کی سند کو ''صحیح'' کہنا درست نہیں۔

البتہ یہ الفاظ پڑھنے میں حرج نہیں، صحیح ابن خزیمہ (1100، وسندہٗ صحیحٌ) میں ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قیام رمضان میں قنوت نازلہ پڑھتے، تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے۔

❀ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سکھلایا کہ وتر میں یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنَا فِيمَنَ عَافَيْتَ، وتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَإِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ .

''یا اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ بندوں میں داخل فرما، عافیت والوں میں رکنیت عطا کر اور اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل کر لے۔ اپنی عطاؤں میں برکت فرما اور تقدیر کے شر سے حفاظت فرما، کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے خلاف فیصلہ نہیں

کیا جا سکتا، جس سے تو دوستی کرے، وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس سے دشمنی کرے، عزت نہیں پاتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت بلند اور بابرکت ہے۔''

(المُعجم الكبير للطَّبَراني: 73/3، ح: 2700، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا کیا کرتے تھے:

رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، أَوْ مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي.

''یا اللہ! میری مدد کر، میرے مخالف کی مدد نہ کر، میری نصرت فرما، میرے دشمن کی نصرت نہ فرما، میرے لئے مکر کرنا، میرے خلاف مکر نہ کرنا، مجھے ہدایت عطا کر اور اتباعِ ہدایت میں آسانی، مجھ سے زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما، یا اللہ! مجھے اپنا شکر گزار بنا، ذکر کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا بنا، متواضع، تیرے سامنے کراہنے اور دعائیں کرنے والا، توبہ کرنے والا اور تیری طرف رجوع کرنے والا بنا، میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھو دے، میری دعا مقبول فرما اور میری دلیل ثابت کر، میرے دل کو راہِ راست پہ لا، میری زبان کو درست طریق سے بولنا سکھا اور میرے دل سے بغض و کینہ دور کر دے۔''

ابوالحسن طنافسی رحمہ اللہ نے وکیع بن جراح رحمہ اللہ سے پوچھا: قنوت وتر میں یہ دعا پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں!

(سنن أبي داوٗد : 1510، السنن الکبرٰی للنّسائي : 10368، سنن التِّرمِذي : 3551، سنن ابن ماجه : 3830، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (948) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (520/1) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قنوت وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَمِلْءَ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ : لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْت، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .

''تیرے لئے حمد ہے، سات آسمانوں کے برابر، سات زمینوں کے برابر اور ان کے درمیان والے خلا کے برابر، اے بزرگی اور ثنا کے اہل! ہم سبھی تیرے بندے ہیں اور تو اپنے بندوں کی طرف سے کی گئی تعریف کا سب سے زیادہ حق دار، جسے تو دے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور جس سے چھین لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا، کسی بزرگ کی بزرگی تیرے مقابلے میں سودمند نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 300/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر

فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی۔ انہوں نے قنوتِ نازلہ میں یہ دُعا پڑھی:

اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْضَعُ لَكَ، وَنَخْلَعُ مَنْ يَّكْفُرُكَ .

''اللہ! ہم صرف تیری عبادت کرتے، تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، تیری طرف دوڑتے، تیری اتباع کرتے اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں جو کافروں کو ملنے والا ہے۔ یا اللہ! تجھ سے مدد اور بخشش کے طالب ہیں، تیری ثنا بیان کرتے ہیں، تجھ پہ ایمان لاتے ہیں، کفر نہیں کرتے، تیرے اطاعت گزار ہیں اور تیرے منکر سے قطع تعلقی کرتے ہیں۔''

(السّنن الكبرٰى للبَيهقي : 201/2، وسندهٗ صحيحٌ)

بیہقی رحمہ اللہ اور ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : 471/4) نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ طحاوی رحمہ اللہ نے (شرح معاني الآثار :249/1) میں بسند صحیح نقل کیا ہے۔

قنوت نازلہ کی طرح قنوت وتر میں مسنون دعا کے علاوہ بھی دعائیں کی جا سکتی ہیں۔

(سوال): نماز وتر میں دعائے قنوت سے پہلے رفع الیدین کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اصول یہ ہے کہ رکوع سے پہلے ہر تکبیر پر رفع الیدین ہے، رکوع سے پہلے قنوت میں اگر تکبیر کہیں، تو رفع الیدین بھی کریں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قنوت نازلہ سے پہلے اور بعض دوسرے سلف قنوت وتر سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے۔

❁ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی، دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہوئے، تو انہوں نے تکبیر کہی اور قنوت کرنے لگے۔ بعد میں تکبیر کہہ کر رکوع چلے گئے۔''

(شرح معاني الآثار للطّحاوي :250/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے حکم، حماد اور ابو اسحاق رحمہم اللہ کو سنا، قنوت وتر کے بارے کہتے تھے کہ جب آپ قرأت سے فارغ ہوں، تو تکبیر کہیں، پھر رفع الیدین کریں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 306/2، وسندهٗ صحيحٌ)

قنوت نازلہ اور قنوت وتر کا حکم ایک ہی ہے۔ اس لیے اگر کوئی قنوت وتر سے پہلے اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کرلے، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: قدرت کے باوجود اگر کوئی جان بوجھ کر وتروں کی دعا چھوڑ دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں۔

سوال: کیا وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنا مسنون ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(صحيح مسلم : 738)